اپنی تاریخ میں فرقہ پرستوں کے سامنے اس حد تک جھکی تھی۔

بھارتیہ جنتا پارٹی اور وشو ہندو پریشد نے چناؤ رام مندر کے نام پر لڑا تھا۔ اب وہ بابری مسجد کو گرا کر یا اس کا راستہ روک کر رام مندر بنانے کے پلان پر عمل کر رہے ہیں۔ تاکہ ووٹروں کو منہ دکھا سکیں۔ ہم سیکولرازم کا ڈھول پیٹتے رہیں گے۔ اور وہ اپنا کام کرتے رہیں گے۔

الجزائر میں سیاسی بے چینی

حال ہی میں الجزائر کے صدر ابو ضیاف کے قتل نے اس ملک کو جہاں ایک برس سے سیاسی بے یقینی چھائی ہوئی ہے ہلا کر رکھ دیا۔ صدر ابو ضیاف الجزائر کے ایک شہر میں کسی تقریب میں شرکت کے لئے گئے تھے۔ وہاں اچانک مشین گنوں سے گولیوں کی بوچھار کر کے انہیں ختم کر دیا گیا۔

گذشتہ جنوری میں چناؤ کے بعد سے الجزائر میں سیاسی بے چینی پائی جاتی تھی چناؤ میں مسلم نجات دہندہ محاذ جیت گیا تھا۔ لیکن اقتدار پر قابض گروپ کی نیت خراب ہوگئی۔ اور اس نے حکومت محاذ کے سپرد کرنے کی بجائے ایک فوجی کونسل کے سپرد کر دیا۔ مسٹر ابو ضیاف کو ملک کا سربراہ بنایا گیا۔ اگرچہ اصل طاقت فوج کے ہاتھ میں رہی۔ اس وقت حکمراں کونسل میں طاقتور ترین ممبر جنرل خالد نظر آتے ہیں جو وزیر دفاع ہیں۔ جنرل خالد نے عہد کیا ہے کہ وہ رجعت پسندوں کے خلاف زبردست جنگ کرے گا۔ اور ان کی گوریلا سرگرمیوں کا نشان مٹا دے گا۔

جب بھی کسی ملک میں فوج برسر اقتدار آئی ہے ہم نے اس ملک کو پھلتے پھولتے نہیں دیکھا۔ فوج ہر بات طاقت کی زبان میں کرتی ہے اس لئے عوام فوجی حکومت کو کبھی دل سے پسند نہیں کرتے ـــ الجزائر نے فرانس کے خلاف سات برس تک آزادی کی جنگ لڑی تھی اس کے بعد ہی آزادی حاصل ہوئی تھی۔ اب یہی الجزائری آپسی جنگ کے باعث نہ صرف ملک کو کمزور کر رہے ہیں، بلکہ دشمنوں کی نگاہ میں مذاق کا موضوع بھی بن رہے ہیں، ہمیں معلوم نہیں

آنے والے دنوں میں الجزائر میں کیا کچھ ہونے والا ہے: ظاہری طور پر حکومت اور سیاسی نظام پر فوجی کونسل کی گرفت مضبوط معلوم ہوتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہاں کی اندرونی صفوں میں موجود بے چینی ایک خونی انقلاب کا پیش خیمہ معلوم ہوتی ہے۔ الجزائر، تیونس اور مراکش میں اسلام کی لہر آئی ہوئی ہے۔ انہیں اہل مغرب نے مذہبی انتہا پسندی کا نام دیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ان ممالک کے عوام اپنی مرضی سے اپنے لئے کوئی نظام پسند کر سکتے ہیں یا نہیں۔ روشن خیال اہل مغرب انہیں ان کا یہ حق دینے کو تیار نہیں، چونکہ جوں ہی اسلامی لہر آئے گی۔ ان کے مکر و فریب کا جال بھی ٹوٹ جائے گا۔ مغرب کی سحر کاری کا دار و مدار ہی اس پر ہے کہ اسلام زندہ نہ ہو۔ چونکہ زندہ اسلام سے باطل کی ساری قوتوں کو خطرہ ہے۔

اہل مغرب اور ان کے اندھے مقلد کتنی ہی چالیں چلتے رہیں۔ تاریخ اپنا کام کرتی رہی ہے اور کرتی رہے گی۔

اسلامی دنیا دسویں صدی عیسوی میں

از جناب ڈاکٹر خورشید احمد صاحب فاروقی دہلی یونیورسٹی

محمد مقدسی بیت المقدس کے باشندے تھے اور مراکش سے تاشقند تک سفر کر کے ایک سفرنامہ "احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم" مرتب کیا زیر نظر کتاب اسی کے اہم حصوں کا ترجمہ ہے۔ اس کتاب میں ممالک اسلامیہ کی تجارت، جغرافیہ، معاشرت، رسوم و رواج، عقائد، فرقے، زبانیں، فیشن، وغیرہ غرض اسلامی زندگی و حکومتوں کے ان تمام گوشوں پر نظر ڈالی گئی ہے جو اور کتابوں میں تاریک چھوڑ دیئے گئے تھے۔

تقطیع متوسط ۸ × ۱۲ صفحات ۳۱۰

قیمت: / ۲۵ مجلد: / ۴۰ روپے